

تحریر فی القرآن

جناب ریاض الحسن صاحب نوری ایم اے

~ (۲) ~

[پہلی قسط کے لیے ملاحظہ ہو ترجمان نومبر ۱۹۸۷ء]

اب ہم سورہ رحمن کی آیت کو لیتے ہیں جس کا ترجمہ بھی وہی کیا گیا ہے جو محم السجدہ کی آیت۔ اکا ہے یعنی ذرائع رزق پر.... ذاتی ملکیت کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ اصل آیت یوں ہے:

وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَتَلْخُلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ
الرَّيْحَانُ

ترجمہ: اور اسی نے مخلوق کے لیے زمین کو (اس کی جگہ) رکھ دیا۔ بیج اس کے میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں خوشے والے۔ اور اناج ہے بھس والا اور رزق والا، تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے،

مذکورہ بالا آیت میں 'انام' کا ذکر ہے جس میں انسان، حیوان، نباتات، غرض ہر چیز شامل ہے۔ جہاں بھلوں

علہ امام طبری نے تفسیر میں 'انام' کے معنی یوں بیان کیے ہیں:

عن ابن عباس: كل شيء فيه الروح، عن مجاهد: خلق، عن قتادة: خلق (يعني تمام مخلوقات)، امام قرطبي فرماتے ہیں عن الضحاک: كل ما دب على الارض، وهذا عام (ہر چیز جو زمین پر حرکت کرتی ہے۔ یہ ان کے لیے عام ہے) لسان العرب، میں 'الانام' کے معنی یوں شروع ہوتے ہیں:

الانام: ما ظهر على الارض من جميع الخلق یعنی زمین پر جو بھی مخلوق ظاہر ہوئی ہے وہ تمام انام ہے۔ تاج العروس میں ہے کہ اس کے معنی خلق کے ہیں یا ہر وہ چیز جس پر نیند طاری ہوتی ہے۔ یا وہ تمام چیزیں جو زمین پر موجود ہیں (أو جميع ما على وجه الارض) من جميع الخلق۔

کا ذکر ہے وہاں چوپایوں کے لیے بھس کا بھی ذکر ہے۔ مذکورہ بالا تمام آیات میں اللہ تعالیٰ ہوا، روشنی، پانی، طعام وغیرہ بے شمار نعمتوں کا ذکر فرما رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ ناشکری کر رہا ہے۔ انسان اپنی تخلیق کے مقصد کو صحیح طور پر پورا نہیں کر رہا۔ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت ہے جیسا کہ اللہ نے خود ہی متعین کر دیا ہے۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أَرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُبْعَثُوا
ترجمہ: ”میں نے جن وانس مگر اس لیے کہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے (مخلوق کی) رزق رسائی کی درخواست نہیں کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں۔ اللہ خود ہی سب کو رزق پہنچانے والا اور زور آور ہے“ (الذاریات، ۵۵-۵۸)

غرض انسان، حیوان، نباتات سب کو وہی پالتا ہے اور رزق دیتا ہے۔ اس کی حکمت ہے کہ نباتات حیوانات کے لیے آکسیجن مہیا کرتے ہیں۔ ناظرین غور فرمائیں کہ آیات زیر بحث میں کہیں بھی ملکیت کا ذکر نہیں ہے اور نہ کہیں اس کی نفی پائی جاتی ہے۔ اب دونوں زیر بحث آیات کو سامنے رکھیے، انام، میں انسان، جانور، نباتات سب شامل ہیں تو پھر سوائے اللسانین سے مساوات کا کیا یہ مطلب ہے کہ رزق کے ذرائع سب پر یکساں کھلے رہیں؟ کیا دنیا کا ہر جاندار بلا روک ٹوک ہر دوسرے جانور اور ہر نباتات کو اپنا لقمہ ترنا سکتا ہے؟ کیا انسان اور حیوان سب رزق میں برابر کے شریک ہیں؟ ایڈیٹر صاحب نے آگے چل کر یہ بھی لکھ دیا ہے کہ قرآن میں ہے کہ خدا کی اوٹنی خدا کی زمین میں دکھلے بندوں، چرے گی۔ گویا جانوروں کو انسانوں کی غذا کھانا کھانے کا پورا حق ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ جس کعبیت میں جس مویشی یا جانور کا دل چاہے وہ کھاتا پھرے جو بھیر یا چلبے جس کسان کی بکریاں یا مرغیاں کھا جائے۔ کسی کو حق نہیں کہ ٹوکے کیونکہ ذاتی ملکیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پس واضح ہوا کہ ”وضع للانام“ کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو سورج سے اتنے مناسب فاصلے پر رکھا ہے کہ یہاں پر زندگی نشوونما پاسکے۔ پھر اسی مناسبت سے اس کی محوری حرکت متعین کی ہے۔ یہ زمین شروع میں تقریباً تمام کی تمام ہائیڈروجن اور ہیلیم پر مشتمل تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں تمام عناصر ایسی خاص مقدار میں پیدا کیے جس سے یہاں زندگی نشوونما پائے، اس کے اجزاء ایک دوسرے کے مدد ثابت ہو کر ان میں باہمی سلسلہ ہاتے خرداک (FOOD CHAINS) قائم ہو جاتیں اور ایک کا وجود دوسرے کے لیے نعمت غیر مترقبہ بن جاتے۔ پھر یہ بھی بندوبست کیا کہ ان میں سے کوئی جاندار بعد ازاں اس قدر نہ

بڑھ جائے کہ دوسرے کو نیست و نابود کر کے رکھ دے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے دائمی توازن کا نظام قائم کر دیا ہے۔ جب اس میں ذرا سی بھی گڑبڑ ہوتی ہے تو زمین کی نہ صرف اور مخلوق بلکہ انسان بھی چیخ اٹھتا ہے۔ ہمارے زمانے میں جو کبھی کبھی ٹڈی دل کے طوفان دیکھنے میں آتے ہیں وہ اسی توازن میں فرق کی بنا پر ہوتے ہیں۔ فرعون کے زمانے میں جراد اور مینڈکوں کا طوفان بھی اسی قبیل سے تھا جس کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے۔ آج بھی ٹڈیوں کا طوفان انسان کی طاقت مدافعت سے زیادہ آگے غدا بن سکتا ہے۔ یہیں بند کر سکتا ہے۔ ہوائی جہازوں کو گرا سکتا ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب کی بات مان لی جائے تو پھر ٹڈی دل کو مارنا گناہ قرار پاتا ہے۔ آخر وہ بھی تو انام میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کو ایسی فضا عنایت فرمائی جس میں آکسیجن وغیرہ کے ساتھ مناسب مقدار میں پانی بھی موجود رہتا ہے۔ یہ فضا (ATMOSPHERE) ایک چھلنی کا کام دیتی ہے جو سورج کی فائدہ مند شعاعوں کو ہم تک پہنچنے دیتی ہے اور نقصان دہ شعاعوں سے ہم کو محفوظ رکھتی ہے اور زمین کے ٹپیر پھر اور آب و ہوا کے کنٹرول کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے لیے مسخر کر رکھا ہے۔ خود زمین کی سالانہ گردش میں بڑی مصلحتیں ہیں۔

چاند بھی ہمارے لیے مسخر ہے۔ وہ ہمارے سمندروں میں مدوجز پیدا کرتا ہے اور دوسرے بہت سے فرائض انجام دے رہا ہے جن کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ انسانوں کے جسم کی بعض تبدیلیاں چاند کے حساب کے مطابق ہوتی ہیں۔ مثلاً عورتوں کے خاص ایام بھی چاند ہی کے ہمینوں کے مطابق آتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ نہ صرف قدیم اذریسیوں صدی کا انسان بلکہ حیوانات خاصہ پرندے اور مچھلیاں دن کو سورج اور رات کو چاند اور ستاروں کی مدد سے راستہ طے کرتے ہیں۔ اور زمین کے اس سرے سے دوسرے پہنچ جاتے ہیں اور پھر اپنے اپنے مقاموں کو لوٹ بھی آتے ہیں۔

لے دیکھیے صفحہ ۱۷۰) ANIMAL TRAVELLERS By T.GORAKIMUSHKIN

جب ریلوے لائن پڑھیاں بہت زیادہ تعداد میں مرجاتی ہیں تو وہ اتنی پھسلنی ہو جاتی ہے کہ ریل کے پیچھے گھومتے ہیں لیکن ریل چل نہیں پاتی۔ ایک مرتبہ ایک پانی کا جہاز مسلسل ۳۵ گھنٹے ٹڈیوں کے تیرتے ہوئے مردہ جھمگٹے میں چلتا رہا۔ ایک مرتبہ بحرِ قزقم میں اتنی ٹڈیاں آئیں کہ اگر ان کو نولا جاتا تو چار کروڑ ٹن ہوتیں۔ یاد رہے کہ ایک ٹن ۲۲۳ پونڈ کا ہوتا ہے (صفحہ ۱۷۱) اللہ تعالیٰ ہی ان ٹڈیوں کو حد سے بڑھنے سے روکے رکھتا ہے۔ یہ اسی کا نظامِ قدرتشہ ہے۔

لے روسی سائنسدان DAVID SOBOLEV لکھتا ہے کہ فلکیات کی بعض شاخوں کا علم جدید جہاز رانی

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر قربان جاتیے کہ اس نے اس زمین کو ایسے پچھایا ہے کہ ایک ہی علاقے میں مختلف حیوانات، کیڑے مکوڑے، جڑوے سب اپنا اپنا رزق حاصل کرتے ہیں اور زبانِ حال سے اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ نہ صرف مختلف حیوانات بلکہ دس یا بیس قسم کے مختلف نوع کے پرندے ایک ہی چھوٹے سے قطعہ میں آرام سے رہ سکتے ہیں کیونکہ ان کی خوراک و دیگر ضروریات اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے سے مختلف رکھی ہیں۔ جب انسان اس نظام میں بغیر سوچے سمجھے ناقص علم کی بنا پر دخل اندازی کرتا ہے تو نقصان اٹھاتا ہے۔ مثلاً چین میں فصلوں کو چڑیوں سے بچانے کے لیے یہ ہم چلائی گئی کہ سب چڑیاں ختم کر دی جائیں۔ آخر سرکاری حکم پر ساری قوم سب کام چھوڑ کر چڑیوں پر پل پڑی اور ان کو ختم کر کے دم لیا مگر ہوا یہ کہ وہ کیڑے جن کو چڑیاں کھا جایا کرتی تھیں انہوں نے فصل برباد کر ڈالی اور چین کو قحط سے دوچار ہونا پڑا۔ آخر اس طریقہ کار کو ختم کر دیا گیا۔ ایسی حماقت یورپ میں بھی ہوتی رہی ہے۔ ڈی۔ ڈی۔ ٹی سے کیڑے مارے جاتے رہے لیکن نتیجہ خراب نکلا۔ آخر ڈی۔ ڈی۔ ٹی کو بہت سے ملکوں نے جن میں جرمنی بھی شامل ہے خلافِ قانون قرار دیا۔

۴ کے لیے لاد ہے۔ ستاروں کے ذریعے راستہ معلوم کرنے کا علم ہمارے زمانے میں بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔
صفحہ ۱۶۲ "THE NINE COLOURS OF RAINBOW" مطبوعہ میر سلیشتر زما سکو۔ پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء کے مطابق شہد کی مکھی اور دوسرے اڑنے والے کیڑوں کے اجسام میں اپنی قسم کی قدرتی مقناطیسی قطبیت ہوتی ہے جس کی مدد سے وہ راستہ معلوم کرتے ہیں بغرض اس میں بھی انسان کیڑوں سے آگے نہیں ہے۔ ارحم الراحمین نے اوپر اجرامِ فلکی اور نیچے زمین میں اپنی مخلوق کو راستہ دکھانے کے لیے مقناطیس رکھ دیا۔

لہ وکایت من دابتہ لا تحمل رزقھا اللہ یرزقھا وایاکم یعنی کتنے بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنا رزق اٹھاتے نہیں پھرتے، اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی (العنکبوت - ۶۰)

۷۷ P. 129 "THE BIRDS" by ROBERTORY PETERSON AND THE LIFE EDITORS

۷۸ اس موضوع پر عام فہم اور مستند کتاب درج ذیل ہے:

SILENT SPRING BY RACHEL CARSON

اس میں سائنس دانوں کی ایسی کثیر حماقتوں کا ذکر ہے جو ناقص علم کی وجہ سے انہوں نے کر ڈالیں۔ سویٹ روس کے ماہر اقتصادیات KOSTANTIN MALIN نے خوراک کے ذرائع کا مفصل حساب کتاب کر کے ثابت کیا ہے کہ اس زمین پر آسانی سے تین لاکھ ملین آبادی کے لیے خوراک پیدا کی جاسکتی ہے۔ موجودہ آبادی صرف تین ہزار ملین ہے

غرض آیت زیر بحث میں انسان کو اشارتہً بتایا جا رہا ہے کہ وہ کارخانہ قدرت میں تمام پہلوؤں پر غور کیے بغیر جلد بازی کر کے ناقص علم کی بنا پر دخل اندازی نہ کرے۔ یہ زمین تمام مخلوقات کے واسطے ایسے طریق پر بنائی گئی ہے کہ وہ مخلوقات انسان کی مدد بن کر رہیں۔

KARL GROSSWALD لکھتا ہے :

”جنگلات کی سرخ چیونٹیاں نقصان دہ کیڑوں کے خلاف ہماری معاون ہیں۔ چیونٹیوں کی ایک آبادی کی ڈھیری ایک دن میں ایک لاکھ نقصان دہ کیڑے مار کر سٹور کر لیتی ہے۔ یہ چیونٹیاں پیداوار کے لیے زمین کو بہتر بنانے اور بیجوں کو پھیلانے کے سلسلے میں اہم کام سرانجام دیتی ہیں۔۔۔۔۔ ان کے سود مند ہونے کی وجہ سے جنگل کی چیونٹیوں کی حفاظت کے لیے قانون بناتے جا چکے ہیں پچھلے پندرہ سال سے یہ قوانین نافذ ہیں۔ جرمنی میں ان کو ہلاک کرنے کی سزا پندرہ دن قید یا ۱۵ مارک جرمانہ ہے۔“

غرض روسی ماہرین نے MALTHUS کے نظریات کو غلط ثابت کر دیا ہے اور یہ بات سائنسی دلائل سے واضح ہو چکی ہے کہ انسانوں کو خاندانی منصوبہ بندی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے روسی سائنس دانوں کے حوالے دیئے ہیں جن کو کوئی بھی مولوی کی بات کہہ کر رو نہیں کر سکتا۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے۔ BORIS LYAPUNOV کی کتاب۔

MAN AND HIS ENVIRONMENT صفحات ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۱، ۶۲، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲

انسان زمین میں کاشت کرتا ہے تو اس سے زمین کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جنگلوں وغیرہ میں جو نباتات پیدا ہوتی ہے اس کا بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ زمین کی طاقت بحال کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیچوے (EARTHWORM) کو زمین میں چھوڑ رکھا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو انسان اس زمین پر زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہ سکتا۔ مزید نیچے PHYTOPLANKTON ایک خوردبینی (MICROSCOPICAL) بحری نباتات یعنی (ALGAE) ہے۔ یہ ہماری زمین کی آکسیجن کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ سمندری نباتات و حیوانات کے درمیان خوراک کے سلسلوں اور کڑیوں (FOOD CHAINS) میں یہ بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ DR. JACQUES PICARD جو دنیا کے مشہور ماہر اوقیانوسات (بحریت) ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر انسان نے سمندروں میں تیل اور دیگر صنعتی روی (مثلاً ایٹمی روی وغیرہ) ڈالنا بند نہ کیا تو مذکورہ بحری نباتات مرجائے گی اور پھر انسان دم گھٹ کر اس کرۂ ارض سے نیست و نابود ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ہوتا آئندہ تیس تا پچاس سال میں ممکن ہے۔ اگر انسان نے اپنی غلطیاں اسی طرح جاری رکھیں اور اس زمین کو اسی طرح گندا (POLLUTE) کرنا رہا تو وہ دن دور نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کے لیے اور تاکہ کسی کے دل میں کبر مائی یا غور جگہ نہ پائے ایک

کبتے پھری تو ان اندھوں کا کوئی علاج نہیں۔ سمجھنے والوں کے لیے تو یہی ایک مثال کافی ہے۔ یاد رہے کہ بدہد کا عمل بھی چیونٹیوں کے مثل ہے۔ بلکہ شاید اس کو چیونٹیوں پر یوں فوقیت حاصل ہے کہ یہ اپنی لمبی چونچ سے مٹی کھود کر زمین کے اندر کے کیرے بھی نکال کر کھا جاتا ہے اور بڑے بڑے کیروں کو بھی اکیلا کھا جاتا ہے۔ چیونٹیاں تو اور چیزوں پر بھی گزارہ کرتی ہیں اگر کیرے نہیں۔ مگر بدہد کا گزارہ ہی کیروں پر ہے۔ یہ بھی قابل غور ہے تو ریت کی رو سے بھی بدہد کو مارنا مکھانا حرام ہے۔ گو یا بتقانون اسلام میں ہزاروں سال سے چلا آ رہا ہے اور سائنس آج اس کی وجہ جان سکی۔ لہٰذا دیکھیے پاکستان ٹائمز مورخہ ۷ ارجون سائنس، سمندر پر انسانی زندگی کس طرح منحصر ہے اس کے لیے دیکھیے

مندرجہ ذیل کتاب :- THE SEA FRIEND OR FOE BY N. GORSKY

لہٰذا جدید دور کا سب سے بڑا مشہور ترین ماہر نفسیات جو حیات ہے یعنی C. G. JUNG لکھتا ہے :

”جانوروں کے... متعلق جو تحقیقات جدید دور میں کی گئی ہیں مثلاً حشرات الارض سے متعلق تحقیقات

بیظاہر کرتی ہیں کہ انسان اگر وہی طریقے استعمال کرے جو کیرے کوڑے کرنے ہیں تو اس کی ذہانت اس سے کہیں

زیادہ ہوگی جس درجے میں کہ اس وقت جدید انسان کی ذہانت کام کر رہی ہے“

“MODERN MAN IN SEARCH OF SOUL” P 214

عجیب بات یہ رکھی ہے کہ اس زمین پر ادنیٰ چیز اعلیٰ کی محتاج نہیں بلکہ اعلیٰ ادنیٰ کی محتاج ہے۔ جمادات نباتات کے محتاج نہیں، نباتات جمادات کی محتاج ہیں۔ اسی طرح نباتات حیوانات کی محتاج نہیں۔ بلکہ حیوانات ان کے محتاج ہیں۔ البتہ حیوانات کے پیدا ہونے کے بعد نباتات کو مزید فوائد بھی حاصل ہوئے ہیں۔ پھر غور فرمائیے کہ حیوانات اپنے سے ادنیٰ نباتات اور جمادات دونوں کے دست نگر ہیں۔ اور انسان جمادات، نباتات اور حیوانات تینوں کا بے حد محتاج ہے۔ ان کے بغیر انسان کا جینا ناممکن ہے۔ صرف اگر مختلف سلسلہ ہائے خوراک (FOOD CHAINS) پر ہی غور کیا جائے تو انسان اپنی مجبوری اور بے بسی پر ششدر ہو کر رہ جاتا ہے اور وہ بے اختیار مائل بہ سجود ہو جاتا ہے جن کو خدا کے نام سے پڑھے وہ قدرت یا نیچر کا لفظ استعمال کر کے اپنی بے بسی کا اظہار کر کے نیچر پہ کہلانا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ لیکن بیسویں صدی کا مشہور سائنسدان و ہائٹ ہڈ جو آئنسٹائن کا ہم پلہ سمجھا جاتا ہے لکھتا ہے:

”عبادت حق کی پکار کے آگے سجدہ ریز ہو جانا ہے۔ عبادت کے جذبے کو آپس کی محبت (انسان اور خدا کی) حرکت اور قوت بخشتی ہے۔ خدا کی طاقت اس بات میں ہے کہ وہ پرستش کا داعی اور جذبہ پیدا کرتا ہے۔“
آئنسٹائن لکھتا ہے:

”مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سائنس نہ صرف مذہبی جذبے کو جلا بخشتی ہے بلکہ زندگی کو مذہبی روحانیت کے نظریہ سے سمجھنے میں مدد بھی کرتی ہے۔“

ہم نے وضع الملائم کی تفسیر ذرا سی تفصیل کے ساتھ کی ہے تاکہ ثابت ہو جائے کہ مساوات کے ایڈیٹرز نے اس کو نہ قرآن و حدیث کی روشنی میں نہ جدید علوم کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی بلکہ بالشتوکیوں کی ذہنی غلامی اور سائنسی شہادت سے انکار والی عادت کی پوری پیروی کی ہے اور سائنس اور علم دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ (باقی)

۱۔ یوں تو نباتات میں تلحاح (موجب قول باری تعالیٰ) وادسلنا الرباح واقع۔ یعنی ہم نے حاملہ کرنے والی ہوتی ہیں (بھیجیں) اکثر طور پر ہواؤں کے چلنے سے ہوتا ہے۔ مگر کسی قدر تلحاح (یعنی نر پھولوں سے POLLEN کا مادہ پھول میں جانا اڑنے والے کیڑوں کوڑوں کے ذریعے ہوتا ہے جب کہ وہ ایک پھول سے اڑ کر دوسرے پھول پر جاتے ہیں تو ان کے جسموں سے چمٹ کر نر پھولوں کے POLLEN بھی مادہ پھولوں میں پہنچ جاتے ہیں۔